سوال

میں نے اپنی بیوی کوتیسری طلاق اس وقت دی کہ مجھے اس کے متعلق شک تھا کہ آیا وہ حیض کی حالت میں تھی یا کہ طہر کی حالت میں، مجھے پتہ چلا کہ خون بند ہوچکا تھا لیکن اس نے ابھی غسل نہیں کیا تھا، توکیا میری طلاق واقع ہوگئی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

حیض کی حالت میں دی گئی طلاق بدعی ہے، اوراس کے واقع ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، جیسا کہ سوال نمبر (72417) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے، اورجب حیض کا خون بند ہوجائے اور عورت نے غسل نہیں کیا تواس کےلیے طلاق مباح اورواقع ہوجائیگی؛ کیونکہ وہ اس وقت حائضہ عورت شمار نہیں ہوتی

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ :

"جب حیض کا خون بند ہوجائے تو حیض کی بنا پر طلاق دینے کی حرمت زائل ہوجاتی ہے، اس لیے اگر خاوند اسے طلاق دے دے تو یہ طلاق جائز ہے اورواقع ہوجائیگی چاہے اس نے غسل نہ بھی کیا ہو، امام احمد اورامام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک یہی ہے؛ کیونکہ خون رک جانے کی بنا پر وہ پاک ہوچکی ہے

اورزادالمستقنع میں درج ہے :

"جب خون بند ہوجائے اور عورت نے غسل نہ کیا ہو تو تو روزے اور طلاق کے علاوہ کچھ مباح نہیں ہوتا" د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"خون بند ہوجانے کے بعد طلاق کے جواز کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، اورپھر اسے طلاق طہر میں دے یا پھر حمل میں"

اورخون رک جانے پر عورت پاک ہوجاتی ہے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (384/1).

اور شیخ محمد المختار شینقیطی حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں تواگر خون بند ہوگیا اور غسل نہیں کیا اور طلاق خون بند ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے ہوئی توکیا حکم ہے ؟

وہ کہتے ہیں : طلاق واقع ہوجائیگی؛ کیونکہ طلاق کو غسل کے ساتھ موقت نہیں کیا گیا، لیکن باقی ممنوعات کےلیے غسل کرنا ضروری ہے، مثلا جماع اوراس کا مسجد میں داخل ہونا، اسی

طرح مسجد سے گزرنا اور مسجد میں ٹھہرنا وغیرہ دوسری حیض کی حالت میں ممنوعات" انتہی

ماخوذ از: شرح زاد المستقنع

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

109248